تصوف کے مطلوبہ اور غیر مطلوبہ آثار بارے عبدالقادر رائے پوریؒ کے نظریات کا جائزہ

Analysis of Abdul Qadir Raipurī (RA)'s View Point about The Desirable and Undesirable Effects of Taṣawwuf

Dr. Shazia Bano
Assistant professor, Islamic studies, Government Graduate college for women, Chungi #14 Multan:shaziabanoisi@gmail.com
Dr. Saira Taiba
Assistant professor,institute of Islamic studies,Bahauddin Zakaria University Multan:sairaafzal524@gmail.com

Abstract

Undoubtedly the spiritual dimension and integral part of religion of Islām is called Ṣufism or taṣawwuf. Ṣufism has helped to shape, nourish large parts of muslim society. Industrialization and modern life have led to a constant decrease in the influence of Ṣufi orders but spiritual heritage is preserved by individuals. This article enlightens to explore the positive and negative spiritual dimensions of Ṣufism, delusional presumptions and misconceptions in taṣawwuf that illustrate the multi-faceted aspects of this Phenomenon, though the thought of Maulana Shah Abdul Qadir Raipurī (RA) is intended to enlight in details regarding with the implementation of desirable and undesirable facts of taṣawwuf. Moulana Shah Abdul Qadir Raipurī (RA) who implemented taṣawwuf to train human to be sensitive, humanist and awareness to do worship to Allah. He played a key role and facilitated the spread of Islam among the masses but the elites did not come under the influence of Islam. Khanqah Raipur in South Asia in associated with the spiritual and inner aspects of muslim identity in the sub-continent from all forms of indulgence severed by this mortal world.

Keywords: Shah Abdul Qadir Raipurī (RA), Taṣawwuf and its effects, Spiritual Dimension, Delusional presumptions, Misconceptions in Sufism

تصوف وہی ہے جسے حدیث میں "احسان" کہا گیا ہے۔ غیر شرعی رسوم اور فسق و فجور کا نام تصوف نہیں ہے۔ خلاف سنت و شریعت رسم و رواج کو طریقت نہیں کہا جاتا بلکہ ہمارے مشائخ کا طریقہ رہا ہے کہ وہ خلاف سنت عمل کو قابل ترک ہی نہیں بلکہ مردود سمجھتے تھے۔ صوفیہ وہی حضرات ہیں جو کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔ کیونکہ شریعت کے خلاف کوئی بھی عمل تصوف نہیں ہو سکتا۔

تصوف کا مفہوم اور اس کی حقیقت:

ہمارے ہاں جن چند چیزوں کے بارے میں بد ترین قسم کے مغالطے پائے جاتے ہیں۔ان میں سے ایک تصوف بھی ہے۔ مغالطے اس قدر شدید کہ پاکستان سے باہر مقیم ایک معروف مجدد عالم دین نے تصوف کو متوازی دین قرار دے ڈالا۔ بظاہر یہ ایک بے ضرر سا جملہ ہے کہ تصوف دین (یعنی اسلام) کے متوازی نقطہ نظر ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل تصوف کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور وہ عملاً اسلام کے مقابلے میں کھڑے ہیں۔ یہ ایک ایسی خوفناک تکفیر ہے جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔([1]) تصوف کا تعلق مذہب سے کم اور فلسفے سے زیادہ ہے۔ صوفیا ہر مذہب اور عہد میں رہے ہیں اور یہ سمجھنا کہ صوفی ازم صرف اسلام ہی سے مخصوص ہے، محض فکری مغالطہ ہے۔ تصوف کی تاریخ صدیوں پرانی ہے۔ تصوف ایک مستقل نظام فکر و عمل ہے جسے مذہب کا جز نہیں سمجھا جا سکتا۔([2])

تصوف کو سمجھنا قطعی طور پر مشکل کام نہیں۔ زمانہ قدیم میں بعض صوفیا نے دانستہ مشکل، ادق اور مبہم اسلوب اختیار کیا، زمانے کے جبر یا معاصر علماء کے حسد اور تنقید سے بچنے کے لیے شاید ایسا کیا گیا۔ آج ایسا نہیں ہے تصوف کو سمجھنا بہت آسان ہے۔ عہد جدید کے صوفیاء کرام نے بات الجھانے کی بجائے نسبتاً کھول کر بیان کی ہے۔ ڈکشن جدید استعمال کی اور پڑھے لکھے ذہنوں کو بات سلیقے سے سمجھائی۔ واصف علی واصف سے پروفیسر احمد رفیق اختر تک اور پھر لاہور کے صوفی بزرگ سید سرفراز اے شاہ صاحب نے تو کمال کر دیا۔([3])

تصوف میں شطحیات

اصطلاح صوفیاء علیہم الرحمہ میں شطح کی تعریف یہ ہے کہ جو بات غلبہ حال یا غلبہ وارد کی وجہ سے بے اختیار زبان سے نکل جائے اور بظاہر قواعد شریعت کے خلاف معلوم ہوتی ہو اس کو شطح کہتے ہیں۔ ایسے شخص پر نہ کوئی گناہ ہے اور نہ دوسروں کے لیے اس کی تقلید جائز ہے۔اس بارے میں علماء کا موقف یہ رہا ہے کہ جن مشائخ و حضرات کی پوری زندگی شریعت مطہرہ پر عمل میں گزری اور جس کا علم و فضل امت کے درمیان مشہور و معروف ہوا گر ان سے کچھ ایسے

---

[1] خاکوانی، عامر، روزنامہ دنیا بعنوان حقیقی تصوف، تاریخ اشاعت، 15-08-2016
Khākwānī, Aamir, Daily Dunya titled Ḥaqīqī Taṣawuf, Date of Publication (15-08-2016)

[2] لیاقت علی ایڈووکیٹ، روزنامہ نوائے وقت، بعنوان آج کا صوفی ازم، تاریخ اشاعت 18 ستمبر 2014
Liaqat Ali Advocate, Daily Nawai Waqt, Titled Aaj Ka Ṣufism, Published on 18 September 2014

[3] خاکوانی، عامر، روزنامہ دنیا بعنوان حقیقی تصوف، تاریخ اشاعت(15-08-2016)
Khākwānī, Aamir, Daily Dunya titled Ḥaqīqī Taṣawwuf, Date of Publication (15-08-2016)

کلمات کا صدور ہوتا ہے جو کہ خلاف شریعت ہیں یا بظاہر خلاف شریعت معلوم ہوتے ہیں تو ان کی تاویل کی جائے گی اگر ممکن ہو اور اگر ممکن نہ ہو تو پھر اس کے معنی و مفہوم کو اللہ کے سپرد کر دیا جائے اور اس بارے میں ان کو معذور سمجھا جائے گا اور اس غلطی میں نہ ان کی پیروی کی جائے گی اور نہ ان کی تذلیل تفسیق کی جائے گی۔ یا خود حضرات صوفیا تصریح فرمادیں کہ ہماری کتابوں کا مطالعہ نہ کیا جائے تاکہ فتنہ پیدا نہ ہو۔ ان شطحات کو اصل دین سمجھنا بھی بے دینی ہے۔ ان کلمات کی وجہ سے ان پر طعن و تشنیع بھی مذموم ہے۔ (4)

سماع کا خاصہ

حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائپوریؒ نے اس حوالے سے فرمایا کہ سماع شرعاً درست نہیں اور اس کے لیے صوفیوں کے عمل سے جو گنجائش نکالی جاتی ہے اس کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ کوئی جائز اور موزوں مضمون کا کلام خوش آوازی کے ساتھ ضرور تاپڑھ لینا، مقرر شرائط کے ساتھ سن لینا، وہ بھی اپنی تجویز یا شیخ کی تجویز پر ایک معذوری ہے ماجوری نہیں۔ (5)

سماع کے خاصے کے حوالے سے بات کرتے مولانا رائے پوریؒ نے فرمایا کہ

"یہ جذبات کو ابھارتا ہے تو شیخ ایسے شخص کے لیے جو عوارض کی وجہ سے بالکل نہ چل سکتا ہو یا اس کو کوئی سخت قسم کا قبض پڑ گیا ہو کہ اس کا علاج یہ ہو وہاں اگر اس کو استعمال کیا گیا۔ فرض کرو اس میں اضافہ بھی کچھ زائد چیزوں کا ہو گیا تو مریض کے لیے تو مجبوراً علاج کے طور پر ہے۔ جس طرح حاذق طبیب کوئی ناجائز چیز تجویز کر دے تو یہ معذوری ہے نہ کہ ماجور، دوسرے بھی خواہ مخواہ اس دوا کو پینے لگیں پھر اور دیکھئے کہ ایک شخص کو ایک کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور اضطرار کی حالت میں ہوتا ہے جو تو جس طرح مضطر کے لیے حرام بھی حلال ہوتا ہے مگر دوسرے کے لیے نہیں" (6)

---

4 Retrieved from faizahmadchishti.blogspot.com

5 رائے پوری، حبیب الرحمٰن، مولانا، مجالس حضرت رائے پوریؒ، مکتبہ سید احمد شہید، لاہور، 1996ء، ص315.

Raipurī, Ḥabīb-ur-Raḥman, Maulana, Mjālis Ḥazrat Raipurī, Maktaba Syed Ahmad Shaheed, Lahore, 1996, p. 315

6 ایضاً، ص315

Ibid, p. 315

اضطراری سلوک واختیاری سلوک

فرمایا کہ ایک شخص کو ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے اور اضطرار کی حالت میں ہوتا ہے تو جس طرح مفطر کے لیے حرام بھی حلال ہو جاتا ہے۔ مگر دوسرے کے لیے نہیں، اسی طرح سلوک میں ایک تو اختیاری ہوتا ہے اور ایک اضطراری۔ اب اضطراری حالت میں اگر کوئی شخص سماع اختیار کرے تو صاحب اختیار کو تو اس کی تقلید جائز نہیں ہو سکتی سلوک کیا ہے جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف چلنا ہے۔ اس چلنے میں بعض اوقات عوارض پیدا ہو جاتے ہیں ان کو دور کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اب اگر کسی کو کوئی عارضہ پیش آگیا اور وہ اس کے علاج کے لیے مجبور ہو گیا تو یہ کیا ضروری ہے کہ تندرست آدمی بھی اس علاج کی تقلید کرے۔ جیسا کہ کسی کو کھانسی ہو گئی اور وہ کھانس رہا ہے تو اوروں کو کب درست ہے کہ اس کے ساتھ کھانسنے لگیں۔ پس میرے نزدیک یہ ہے کہ جو سچے ہیں اگر کوئی بات ایسی سنتے ہیں تو ان کو معذور سمجھ کر ان کے فعل کی تاویل کرتے ہیں۔ ان پر اعتراض نہیں کرتے اور ان کی اس معاملہ میں تقلید درست نہیں سمجھتے۔ ([7])

ملامتی صوفیاء کی حقیقت

اس حوالے سے آپؒ فرماتے ہیں کہ :

''وہ کام دراصل جائز ہوتے ہیں جو صورتاً خلافِ شرع اور برے معلوم ہوا کرتے ہیں مثلاً ایک بڑے بزرگ کے متعلق مشہور ہے کہ انہوں نے رمضان شریف میں بازار میں ایک دکان پر جا کر کھانا اٹھا اٹھا کر منہ میں ڈال لیا اور اس کی قیمت دے دی اور ایک عورت کا بوسہ لے لیا۔ لوگ ان کو خلاف شرع سمجھ کر غیر معتقد ہو گے۔ کسی مخلص نے تنہائی میں عرض کیا تو فرمایا کہ میں مسافر تھا اور روزہ نہیں رکھا تھا اس لیے کھانا کھا لیا اور وہ عورت میری بیوی تھی جس کا میں نے بوسہ لیا چونکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے اس وقت کام لینا منظور نہیں تھا نیز اپنے کسی عُجب وغیرہ کا علاج مقصود تھا تو لوگوں کو دور کرنے کے لیے ایسا کر لیا اور کوئی ایسا کام کر کے لوگوں کو جو کسی وجہ سے ان کے گرد جمع ہو جاتے منتشر کر دیتے ہیں وہ مستہلکین کہلاتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کو ان سے ہدایت کا کام لینا منظور ہوتا ہے تو ان کو لوٹا دیا جاتا ہے''۔ ([8])

---

[7] رائپوری، حبیب الرحمن، مولانا، ارشادات حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوریؒ، ص133

Raipurī, Ḥabīb-ur-Raḥman, Maulana, Irshādāt of Ḥadhrat Maulana Shah Abdul Qadir Raipurī, p. 133

[8] رائپوری، حبیب الرحمن، مولانا، مجالس حضرۃ رائپوری، ص138۔

تصوف میں اسلامی اور غیر اسلامی تصور

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوریؒ نے فرمایا کہ

"ہندوؤں نے تو یہاں تک دعوی کیا ہے کہ مسلمانوں نے تصوف ہم سے سیکھا ہے ایک ہندو جس نے کئی چلے کر رکھے تھے۔ میرے پاس آیا کہنے لگا آپ فلاں آسن پر بیٹھا کریں۔ میں نے کہا جی الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا محتاج نہیں کیا حق سبحانہ و تعالیٰ نے اس آسن کے بغیر ہی فضل فرمادیا ہے۔ فرمایا ان لوگوں کا دعوی غلط ہے، جس چیز کو وہ تصوف سمجھتے ہیں، اسلام میں وہ تصوف نہیں ہے بقول حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ آئینہ اگر زنگ آلود ہو اور پیشاب سے صاف کیا جائے تو بھی صفائی آجاتی ہے اور صاف پانی یا عرق گلاب وغیرہ سے صاف کیا جائے تو بھی صفائی آجاتی ہے۔ مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ وہ ناپاک ہے اور یہ پاک ہے۔([9])

تصوف میں مبالغہ آرائی، غلو (استغراق)

ایک شخص نے عرض کیا، مشہور ہے کہ حضرت شیخ فرید الدین گنج شکرؒ کچی تانت (تار) پر بارہ سال تک کنویں میں لٹکے رہے۔

آپؒ نے فرمایا۔ وہ ہمارے بزرگ ہیں، ہمارے پیر ہیں۔ ہم تو ان کے معتقد ہیں۔ ممکن ہے کسی نے کچھ مبالغہ کر دیا ہو اور فرمایا کچی تانت پر لٹکنے کی کیا ضرورت تھی۔ فرمایا۔ آج کل بعض لوگ پاگل ہوتے ہیں، دماغ خراب ہوتا ہے، لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کو استغراق ہے اور یہ بزرگ ہیں۔ پھر فرمایا۔ میں ایسے لوگوں سے کہا کرتا ہوں کہ تم لوگ تو ہمیں اپنے متقدمین بزرگوں سے بھی بد اعتقاد کرتے ہو۔ ان لوگوں کو دیکھ کر یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید ان بزرگوں کا استغراق بھی اس قسم کا ہوگا۔([10])

سفلی علم کی حوصلہ شکنی

ایک شخص کے یہ بتانے پر ایک عامل جیبوں میں سے روپے نکال لیتا ہے اور جتنے روپے چاہے آجاتے ہیں فرمایا کہ یہ سب سفلی اور واہیات علم ہے اور ایک جادوگر کی حکایت حضرت بہاولنگریؒ سے سنی ہوئی بیان فرمائی۔ جو

Raipurī, Ḥabīb-ur-Raḥman, Maulana, Mjālis Ḥadhrat Raipurī, p. 138

[9] ایضاً، ص 51

Ibid, p. 51

[10] ایضاً، ص 5

Ibid, p. 5

تزک بابری یا تزک جہانگیری میں بھی لکھی ہے۔ فرمایا کہ کسی بادشاہ کے زمانہ میں کچے سوت کے دھاگے کے ذریعہ آسمان پر جانا۔ لڑائی لڑنے کی نیت سے پھر اس کے اوپر سے اسی کے اعضاء کا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرنا اور جادو گر اور اس کی بیوی کا ستی ہو کر جل مرنا۔ اور پھر جادو گر کا اوپر سے واپس آنا اور بیوی کا بادشاہ سے واپس لینے کا مطالبہ کرنا اور آواز دینے پر بیوی کا بادشاہ کے تخت کے نیچے سے برآمد ہونا بیان فرمایا۔ ([11])

شطحیات

صوفیاءؒ و بزرگوں کا بے اختیاری کی حالت میں کوئی ایسا کلمہ کہنا جو خلاف شریعت ہو۔ اس حوالے سے حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ فرماتے ہیں کہ !

" جن بزرگوں کو خوب جانچ پڑتال کر لیا کہ بالکل متبع سنت ہیں اور ظاہراً شریعت کے پابند ہیں۔ ان سے کوئی کلمہ ایسا نکلے جس سے معلوم ہو کہ اپنا کمال ظاہر کر رہا ہے تو جلدی نہیں کرنی چاہیے، بلکہ تاویل کرے کہ یا تو یہ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرما رہے ہیں یا غلبہ حال پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ بعض بزرگوں سے ایسے کلمات ثابت ہیں۔ ان کو ہمارے اکابر نے اس طرح تاویل کیا ہے، جلدی نہیں فرمائی "۔ ([12])

مقلد و غیر مقلد

فرمایا:۔

"جب میں رام پور گیا تو وہاں کہیں بے ساختہ رفع یدین ہو گیا۔ تو ہمارے ساتھی پیچھے پڑ گئے۔ دن رات بحث ہونے لگی۔ وہاں ساتھیوں میں غیر مقلد بھی تھے اور حنفی بھی تھے۔ آخر میں نے ایک دن اس امر سے گھبرا کر کہ غیر مقلد تمام مقلدوں کو مشرک کہتے ہیں اور مقلد ان کو بد دین کہتے ہیں اور وہابی کہتے ہیں۔ اپنے کپڑے دھوئے استغفار کیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر الحاح وزاری سے دعا کی کہ میرے اللہ جو صحیح بات ہو منکشف ہو جائے تو خود بخود طبیعت اس طرف چلی گئی کہ جو شخص محبت سے حدیث پر عمل کی نیت سے اہل حدیث کے طریق سے حدیث پر عمل کرے وہ بھی

---

[11] رائپوری، حبیب الرحمن، مولانا، مجالس حضرۃ رائپوری، ص479

Raipurī, Ḥabīb-ur-Raḥman, Maulana, Mjālis Ḥadhrat Raipurī, p. 479

[12] محمد حسین، صاجزادہ، ڈاکٹر، نفحات طیبہ، ص83

Muhammad Ḥussain, Sahibzada, Dr., Nafahāt Tayyeba p.83

درست ہے اور دوسرا طریق مقلدوں کا بھی درست ہے ساری اتنی امت محمدیہ مشرک نہیں اور طبیعت کا رجحان دیو بندیوں کی طرف کو چلا گیا تھا"۔([13])

اس کے بعد دہلی میں مولوی عبدالرحمٰن کے پاس ٹھہرنا ہوا انہوں نے فرمایا"دیکھو حضور ﷺ نے جب آیت قرآن پاک وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ اور اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَہُمْ(القرآن،9:31,30)تو نصاری والوں نے کہا کہ ہم تو شرک نہیں کرتے اور یہود نے کہا کہ ہم تو اپنے پیغمبروں کو خدا نہیں مانتے یا اپنے رب احبار ورھبان کو رب نہیں مانتے۔اس پر حضور ﷺ نے فرمایا انزل اللہ پر یا اللہ رسول کے احکام کے مقابلہ میں اپنے قیاس پر چلنا ہوا تو رب ماننا اور شرک کرنا ہے تو چونکہ مقلدوں کے دہ در دہ کا مسئلہ اور کنوئیں کے پاک کرنے کے لیے ڈولوں کی معین تعداد کا پانی نکالنا محض قیاس ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ نے نہیں فرمایا۔اس لیے یہ شرک ہوا اور اس کے ماننے والے تقلید کی وجہ سے مشرک ہوئے۔۔۔جسے پچاس سال گزر گئے ہیں۔ حنفی عموماً منطق گھوٹتے رہا کرتے تھے اور حدیث کا حنفیوں میں کم چرچا تھا۔"([14])

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے مولوی عبدالرحمٰن سے کہا کہ ہم تو حدیث پر یوں عبور نہیں رکھتے کہ خود تحقیق کر لیں باقی گھر میں بیٹھ کر حنفیوں کو گالیاں نکالنا اور لوگوں کو چوری ورغلانا کہاں درست ہے اگر حقانیت ہے تو میدان میں بات کہنی چاہیے اور دوسروں کی سننی چاہیے ویسے تو آپ اپنے مولوی صاحب شمشیر برہنہ کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حق خواہ شمشیر کے نیچے کہنا پڑے یہ ہمارا کام ہے مگر جب موقع آئے تو بلوں میں گھس جاتے ہو۔"([15])

دس گز گہرا، دس گز لمبا، دس گز چوڑا، تالاب وغیرہ جس کا پانی شرعاً پاک ہے(سرہندی، وارث، علمی اردو لغت، علمی کتاب خانہ،لاہور،1993ء، ص757)

آواگون/مسئلہ تناسخ

---

[13] رائے پوری، حبیب الرحمٰن، مولانا، مجالس حضرت رائے پوریؒ، ص232

Raipurī, Ḥabīb-ur-Raḥman, Maulana, Mjālis Ḥadhrat the Puri, p. 232

[14] رائے پوری، حبیب الرحمٰن، مولانا، مجالس حضرت رائے پوریؒ، ص233

Raipurī, Ḥabīb-ur-Raḥman, Maulana, Mjālis Ḥadhrat Raipurī, p. 233

[15] ایضاً، ص234

Ibid, p. 234

مولانا محمد صاحب سورتی نے عرض کیا کہ ہندو کہتے ہیں کہ ایک ہی جنم میں نجات نہیں ہو سکتی تو حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائپوریؒ نے فرمایا کہ

"ان کا یہ کہنا غلط ہے کیوں کہ جب وہ انسان سے حیوان کی جون میں جاتے ہیں تو بنتے ہیں۔ انسان سے کوئی نہ کوئی کوتاہی ہوئی تو پھر آواں گون کے چکر میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ فرمایا! کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ "فرماتے ہیں کہ میں نے مراقبہ میں ہر چند کوشش کی کہ کہیں تناسخ کا پتہ چلے مگر اس کا وجود کہیں نہ ملا یہ مسئلہ بالکل غلط ہے "([16])

آثار تصوف

توکل کی بنیاد یقین

اس حوالے سے حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوریؒ نے فرمایا!

"کہ اپنا ذکر کیے جاؤ، جو کچھ ہونا ہوگا ہو رہے گا باقی توکل موقوف ہے یقین پر۔ اگر آپ میری دعوت کریں تو میں کھانے کا انتظام نہیں کرتا۔ کیونکہ باوجود سینکڑوں احتمالات کے ایک درجہ یقین کا ہوتا ہے کہ آپ کھانا کھلانے کو کہہ چکے ہیں۔ تو جس کو باری تعالیٰ کے رزاق مطلق ہونے پر یقین ہو اور وعدہ خداوندی جو رزق کے متعلق قرآن میں آتا ہے اس پر حقیقی یقین ہو تو جتنا یقین کا مرتبہ ہو گا اتنا ہی توکل ہو گا"۔([17])

تصوف اور انسان دوستی

یہ ایک حقیقت ہے کہ برصغیر میں اسلام کے فروغ میں حکمرانوں اور صوفیاء کا انسان دوستی کے حوالے سے بڑا اہم کردار رہا ہے چنانچہ ایک طرف تو صوفیاء نے ذات پات اور قوم و مذہب سے بالا تر ہو کر اپنی انسانیت نواز تعلیمات کے ذریعے اس منتشر خطے کو فکری وحدت دی تو دوسری طرف مسلم حکمرانوں نے انسانیت کے آفاقی اصول سیاسی، سماجی اور معاشی عدل و انصاف کا نظام قائم کیا۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے فلسفہ تصوف میں انسانیت دوستی کا وصف بہت نمایاں نظر آتا ہے آپ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کی تطبیق سے انسان دوستی، باہمی مروت اور بین المذہبی رویے کے نتائج اخذ کرتے ہیں۔ چنانچہ اس فکر کا ناگزیر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسانی سوچ اور باہمی احترام و تعاون

---

[16] ایضاً، ص528

Ibid, p. 528

[17] رائپوری، حبیب الرحمٰن، مولانا، ارشادات مولانا شاہ عبد القادر رائے پوریؒ، ص68

Raipurī, Ḥabīb-ur-Raḥman, Maulana, Irshādāt of Maulana Shah Abdul Qādir Raipurī, p. 68

کی فضا قائم ہوتی جو فکری انتشار کے خاتمے کے لیے بہت ضروری ہے برصغیر کے تناظر میں اگر انسانیت دوستی کا جائزہ لیا جائے تو تمام ماہرین اس پر متفق ہیں کہ اس خطے میں اپنے نوآبادیاتی نظام کے استحکام کے لیے انگریز نے فرقہ واریت، گروہیت اور فکری انتشار پیدا کیا مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ کے مطابق اسلام انسانیت دوست دین ہے اور جب سے ہم نے انسانیت کی بجائے گروہی مفادات کی سوچ اپنائی ہے تب سے ہم اپنے حقیقی منصب سے محروم ہو گئے ہیں آپ نظام عدل کی تشکیل کو وحدتِ انسانیت کا اصول قرار دیتے ہیں۔([18])

آپ فرماتے ہیں کہ:

"آج کی اصل طاقت جس سے دشمن کو مرعوب کیا جا سکتا ہے وہ قومی جذبہ، انسانیت دوستی کا نظریہ، علم وشعور کی طاقت ہے۔۔۔۔جو انسانیت کا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے۔انسانیت تو اللہ کا کنبہ ہے جو خدا کے کنبہ کو بھوکا، بے عزت اور غلام بنائے گا وہ خدا کا دشمن ہے خدا کے دشمن کو شکست دینا ایک مسلمان کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے" ([19])

تصوف دینی کاموں کی حیات و قوت کا ذریعہ

عرصہ دراز سے کچھ تو تصوف کی غلط نمائندگی و ترجمانی کی وجہ سے اور کچھ تصوف کے بعض علم برداروں کی بے عملی، تعطل اور جمود کی وجہ سے تصوف کو بطالت، بیکاری کا مشغلہ اور دعوت فرار کا مترادف سمجھا جانے لگا، حضرت کو اس بات کا بڑا یقین اور اصرار تھا کہ تصوف بجائے تعطل اور بے عملی کے دینی کاموں کی زندگی اور طاقت کا سرچشمہ ہے رائے پور کے مشائخ کا جس سلسلہ سے تعلق تھا اس کے متعدد شیوخ و اکابر سرفروش مجاہد اور جلیل القدر مصلح اور داعی الی اللہ گزرے ہیں۔

شاہ عبدالقادر رائے پوری فرماتے ہیں:

تصوف دین کے کام چھڑانے کے لیے نہیں ہے بلکہ اس سے تو دین کے کاموں میں قوت آتی ہے اور جان پڑتی ہے لیکن کیا عرض جائے اللہ کی مشیت ہے، جن کو اللہ نے دین کے کاموں

---

[18] محمد انس حسان، ولی اللّٰہی فکر کے فروغ میں مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری کا حصہ (مقالہ ایم فل)، ص282, 281۔
Muhammad Anas Ḥasaan, Contribution of Maulana Shah Saeed Aḥmad Raipurī in the Promotion of Wali Allahi Thought (MPhil Thesis), p. 282, 281

[19] مجلہ عزم (سیریز 220)، ص24، نومبر۔دسمبر2005ء، ملتان۔
Azam Magazine (Series 220), p. 24, November. December 2005, Multan.

کے قابل بنایا ہے وہ اب ادھر توجہ ہی نہیں کرتے حالانکہ اگر تھوڑی سی توجہ وہ ادھر دیدیں تو دیکھیں کہ ان کے کاموں میں کتنی قوت آتی ہے'' ([20])

قوت خیال و جمعیت

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے اذکار و اشغال کے مقرر کرنے کے اصول جامع اور مجتہدانہ انداز میں بیان فرمائے جس سے معلوم ہوا کہ ماہرین نے اذکار و اشغال تجویز کرنے میں کسی اصول کو ملحوظ رکھا ہے نیز جملہ طرق کے اذکار و اشغال کے باہمی فرق کی وجہ اور جملہ طرق میں تطبیق خود سمجھ میں آئی کہ حاصل سب کا خیال کو جمع کرنا ہے اس حوالے سے آپؒ نے فرمایا کہ :۔

"خیالات اگر جمع کرنے کا ڈھنگ آجائے تو خیال کی قوت دنیا کی سب قوتوں سے بڑی قوت ہے جو انسان کو راہ طے کرنے میں مدد دیتی ہے اگر یوں کہا جائے تو ایک حد تک بجا ہے کہ خیالات کو مجتمع کرنے میں ہی وقت لگتا ہے جب اس پر قابو ہو جائے تو سالک کے قبضہ میں ایک ایسا براق برق رفتار آجاتا ہے جو اس راہ کی منزلوں کو چشم زدن میں طے کر کے انسان کو دروازہ خداوندی تک پہنچا دیتا ہے۔ ہر انسان اپنی قوت اجتماع خیالات کی صلاحیت پر گامزن ہوتا ہے۔ جس طرح یہ براق دروازہ خداوندی پر پہنچا دیتا ہے اس طرح اگر ادھر کا رخ نہ ہو تو جدھر سالک توجہ کرے۔ ادھر کی بے انتہا حدود تک پہنچ جاتا ہے۔"([21])

ندامت، رقت اور کوفت

آپؒ نے فرمایا کہ

"جب کوئی گناہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ندامت، رقت اور کوفت ہوتی ہے فرمایا کہ یہ بات بہت اچھی ہے مگر یہ خیال رہے کہ اس ندامت، رقت اور کوفت کی کیفیات پیدا کرنے کے لیے گناہ نہ کیا جائے یہ بھی شیطان کا دھوکہ ہو سکتا ہے اور اس کے اور نفس کے دھوکے بڑے ہیں"([22])

---

[20] ندوی، ابوالحسن، سید، سوانح حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری، ص342, 341،
Nadvī, Abu al-Hasan, Syed, Biography of Ḥadhrat Maulana Shah Abdul Qadir Raipurī, p. 342, 341

[21] رائے پوری، حبیب الرحمٰن، مولانا، ارشادات مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، ص208
Raipurī, Ḥabīb-ur-Raḥman, Maulana, Irshādāt of Maulana Shah Abdul Qadir Raipurī, p. 208

[22] ایضاً، ص209

عجز میں ترقی

اس حوالے سے حضرت رائے پوریؒ فرماتے ہیں:۔

"معاصی کے ترک میں دل کی شکستگی کو بھی بڑا دخل ہے اور اگر ایسے شخص سے گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرتا ہے اور اس کی توبہ سے اس کو ترقی ملتی ہے اور گناہ بھی بعض اوقات اس لیے کہ انسان اس پر نادم ہوتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ میں تو کچھ بھی نہ ہوا۔ اس کو شکستہ دل اور عاجز بنا دیتا ہے جس سے بے حد ترقی ہوتی ہے اور خدا کے ہاں سب سے بڑھ کر جو چیز مقبول ہے وہ عجز ہے۔ عجز اور دردِ دل کی شکستگی بڑی چیز ہے۔۔۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی یعنی عجز کے اظہار کے لیے ہی تو پیدا کیا ہے اگر کوئی جدوجہد جسے عبادت سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ عبادت بہت کرتا رہے مگر یہ عجز اس میں نہ ہو تو تمام محنت کسی کام کی نہیں اور اگر عجز ہو تو پھر زیادہ تر محنت کی بھی ضرورت نہیں۔"([23])

صبغۃ اللہ

حضرت رائے پوریؒ نے فرمایا!

"کہ جب اللہ تعالیٰ کو زمانہ میں کوئی رنگ پھیلانا ہوتا ہے تو ویسے ہی لوگوں کو پیدا فرما دیتے ہیں اور ان کے جذبہ کی وجہ سے عام نفوس ادھر کو ہی کھینچ جاتے ہیں۔ میں نے اس سے یہ سمجھا کہ ایک تو سلوک ہے یعنی چلنا اور ایک جذبہ ہے یعنی کھینچ جانا تو جب اللہ تعالیٰ کو دنیا میں کچھ کرنا منظور ہوتا ہے تو کسی ایسے قلب کے انسان کو دنیا میں بھیج دیتے ہیں جس میں جذبہ ہو اور پھر اور لوگ بھی ایسے ہی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کو اس سے مناسبت ہو اس طرح وہ شخص ان کا مرکز بن جاتا ہے اور وہ اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور پھر ان کے اثرات سے زمانہ پر وہی رنگ چھا جاتا ہے"۔([24])

Ibid, p. 209

[23] رائے پوری، حبیب الرحمٰن، مولانا، مجالس حضرت رائے پوریؒ، ص 277

Raipurī, Ḥabīb-ur-Raḥman, Maulana, Mjālis Ḥadhrat Raipurī, p. 277

[24] رائے پوری، حبیب الرحمٰن، مولانا، مجالس حضرت رائے پوریؒ، ص 94

Raipurī, Ḥabīb-ur-Raḥman, Maulana, Mjālis Ḥadhrat Raipurī, p. 94

قوت ایمانیہ اور شجاعت

فرمایا"قوت ایمانیہ جب ہوتی ہے تو آدمی کسی سے نہیں ڈرتا۔ یہ بات حضرت مدنیؒ میں دیکھی ہے۔ جب انقلاب کے زمانے میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا تھا، آپؒ نے قنوتِ نازلہ نماز فجر میں شروع کر دی تھی۔ اور اس میں ''سک والمشرکین سب کا نام لیتے تھے۔ سی۔ آئی۔ ڈی نے کلکٹر کے پاس رپورٹ پہنچائی کہ حضرت مدنیؒ ایسا کرتے ہیں، اس نے کہا۔ ان کو چھوڑو، وہ قانون سے مستثنیٰ ہیں'' ([25])

نفاق اور کسرِ نفسی:

ایک صاحب نے کسر نفسی کا ذکر کر دیا تو حضرتؒ نے فرمایا کہ :۔

یہ لوگ بناوٹ سے اپنے آپ کو حقیر ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ دل میں اپنے متعلق یہ نہیں ہوتا۔ یہ تو نفاق ہے اور کسر نفسی اگر واقعی ہو تو یہ بڑی چیز ہے۔ ([26])

نفس کا دھوکہ اور استقامت

حضرت ثانیؒ نے فرمایا کہ

"ہاں مگر نفس کے بہت دھوکے ہیں اور ایک بڑا فریب نفس کا یہ ہے کہ وہ حالات کو مقام سمجھنے لگتا ہے۔ بعض بزرگوں سے سنا ہے کہ ان کو چار ماہ میں سلوک طے ہو گیا۔ جب دریافت کیا گیا کہ استقامت کتنے عرصہ میں ہوئی تو فرمایا! پچیس سال میں، تو اب دیکھوں جو سریع السیر تو اتنے کہ چار ماہ میں سلوک طے ہو گیا اور استقامت جو اصل شئ ہے پچیس سال میں حاصل ہوئی۔ تو اس راستہ میں یہ نہ سمجھے کہ یہ حالات کوئی مقام ہے وہ تو مشکل سے حاصل ہوتا ہے،، ([27])

[25] محمد حسین، صاجزادہ، ڈاکٹر، نفحات طیبہ، ص 129

Muhammad Ḥussain, Sahibzada, Dr., Nafahāt Tayyeba, p. 129

[26] ایضاً، ص 139

Ibid, p. 139

[27] ایضاً، ص 126

Ibid, p. 126

ذکر واذکار

مشائخ رائپور ذکر واذکار اور تسبیحات وغیرہ پر مداومت کو سالک کی تربیت کا اہم جزو قرار دیتے ہیں اس تناظر میں مشائخ رائپور نے سالک کے لیے درج ذیل معمولات واذکار کو تربیت کا حصہ قرار دیتے ہیں۔

۱۔ بعد نماز یا دن میں کسی بھی وقت جب فرصت ملے ''تیسرے کلمے'' کی تسبیح کرنا تاکہ دل سے غیر اللہ کا رعب نکل جائے اور اللہ کے سامنے اپنی عاجزی وانکساری کا اظہار ہو۔

۲۔ شام کے وقت جب دن بھر کے کام سے فارغ ہوں تو پھر سوچیں کہ مجھ سے دن بھر میں چھوٹے بڑے گناہ کیا کیا ہوئے ہیں؟ ان سے توبہ کا ارادہ کر کے، توبہ کی نیت سے ''استغفار'' کی ایک تسبیح (سو مرتبہ) کریں۔

۳۔ عشاء کی نماز کے بعد نبی کریم ﷺ کی محبت، عظمت اور ادب دل میں رکھتے ہوئے ''درود شریف کی تسبیح کریں۔ اس سے حضور ﷺ سے محبت بڑھے گی، آپ ﷺ کا قرب حاصل ہوگا، آپ ﷺ کا فیض ملے گا۔

۴۔ فجر کی نماز سے قبل اور مغرب کی نماز کے بعد ذکر نفی اثبات (لاالٰہ الااللہ) اور اسم ذات (اللہ) کا ذکر کریں۔ اس دوران ذہن میں یہ نظریہ ہو کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی طاغوتی قوت کو نہیں مانتے۔ ([28])

درحقیقت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری جیسی شخصیات ہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہوں نے مادیت گزیدہ ماحول میں روحانی قوت کا ایک ایسا سکہ رائج کیا کہ لوگ طاغوتی ونفسانی شکنجوں سے آزاد ہو کر معبود برحق کے مخلص و صادق بندے ہو گئے۔ انہوں نے اخلاق و کردار کی عظمت سے تسخیر کائنات کا فلسفہ پیش کیا۔ دنیا کو منافرت وفرقہ پرستی کے گرداب سے نجات دلانے والے، امن وآشتی کی فضا قائم کرنے والے یہی ارباب تصوف تھے۔ صفحہ ہستی پر ان کے انقلابی کارناموں کی دھوم رہی ہے اور تاقیامت رہے گی۔ خلافت ارضی کی مسند عظیم کا حقیقی وارث یہی طبقہ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ (القرآن21:105)

زمین کے وارث میرے مخلص بندے ہوں گے

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

[28] محمد انس حسان، ولی اللٰہی فکر کے فروغ میں مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ کا حصہ (مقالہ ایم فل)، ص 279۔
Muḥammad Anas Ḥasaan, Contribution of Maulana Shah Saeed Aḥmad Raipurī in the Promotion of Wali Allahi Fikr (MPhil Thesis), p. 279